2. ایک سپیرے کی کہانی

میں آریہ ناتھ ہوں

مجھے یقین ہے کہ میں کچھ ایسا کرسکتا ہوں جو تم میں سے کوئی نہیں کرسکتا! کیا تم کو معلوم ہے؟ میں بین بجا سکتا ہوں! تم کو تعجب ہوگا۔ ہاں، میں بین بجا کر سانپ کو نچا سکتا ہوں۔ میں نے یہ فن اپنے خاندان سے سیکھا ہے۔ ہم لوگوں کو "کال بیلیا" کہا جاتا ہے۔

ہمارے دادا روشن ناتھ جی ہم لوگوں میں بہت مشہور ہیں۔ وہ زہریلے سانپوں کو آسانی سے پکڑ لیتے ہیں۔ وہ مجھے اپنے ماضی کے کئی قصّے سناتے ہیں۔ آیئے، ان کی ایک کہانی انھیں کی زبانی سُنیں۔

ناگ کا کھیل (ناگ گمپھن)

ایسے ڈیزائن رنگولی، کڑھائی اور دیواروں کی سجاوٹ کے لیے مہاراشٹر، گجرات اور جنوبی ہندوستان میں استعمال کیے جاتے ہیں۔

اساتذہ کے لیے نوٹ : کہانی سنانے سے پہلے بچوں سے سانپوں سے متعلق ان کے تجربات کے بارے میں بات چیت کریں۔ اس سے سبق کو دلچسپ بنانے میں مدد ملے گی۔

دادا جی کو یاد ہے

ہمارے دادا اور پردادا سبھی سپیرے تھے۔ سانپ ہمیشہ سے ہی ہماری زندگی کا ایک اہم حصّہ رہے ہیں۔ ہم بانس کی ٹوکری میں سانپ لے کر ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں جاتے تھے۔ ہم جب کسی گاؤں میں ٹھہرتے تھے تب لوگوں کی بھیڑ ہمارے چاروں طرف جمع ہو جاتی تھی۔ پھر ہم اپنے سانپوں کو ٹوکری سے باہر نکالتے تھے۔

تماشہ پورا ہونے کے بعد بھی لوگ ٹھہرے رہتے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ ہمارے ٹین کے بکسوں میں اُن کے لیے بہت سی دوائیاں ہیں۔ ہم یہ دوائیاں ان پودوں سے بناتے تھے جو ہم جنگلوں سے جمع کرتے تھے۔ میں نے یہ سب اپنے دادا سے سیکھا تھا۔ مجھے اچھا لگتا تھا جب میں اپنی دواؤں سے اس وقت لوگوں کی مدد کرتا تھا جب ڈاکٹر اور اسپتال میسّر نہیں تھے۔ اس کے بدلے میں لوگ ہمیں روپیہ اور اناج وغیرہ دیتے تھے۔ اس طرح ہم اپنی زندگی گزارتے تھے۔

کبھی کبھی مجھے اس جگہ بلایا جاتا تھا جہاں کسی کو سانپ نے کاٹا ہو، کاٹنے کے نشان سے میں یہ معلوم کرنے کی کوشش کرتا تھا کہ کس سانپ نے اس شخص کو کاٹا ہے، پھر میں اس کو دوا دیتا تھا۔ لیکن میں ہمیشہ وقت پر مدد کے لیے نہیں پہنچ پاتا تھا۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ کچھ سانپوں کے کاٹتے ہی جان چلی جاتی ہے۔ لیکن زیادہ تر سانپ زہریلے نہیں ہوتے۔

کبھی کبھی جب کچھ کسان ''سانپ سانپ'' چلّاتے ہوئے دوڑتے آتے تھے تب میں ہی اس سانپ کو پکڑتا تھا۔ میں بچپن سے ہی سانپ پکڑنا جانتا ہوں۔

وہ اچھے دن تھے جب ہم مختلف طریقوں سے لوگوں کی مدد کرتے تھے۔ ہم ان کا دل بھی بہلاتے تھے۔ آج کل کی طرح نہیں جب زیادہ تر لوگ ٹیلی ویژن دیکھ کر اپنا دل بہلاتے ہیں۔

جب میں بڑا ہو گیا تو میرے والد نے مجھے سکھایا کہ کس طرح سانپ کے زہریلے دانت کو نکالتے ہیں۔ انھوں نے یہ بھی سکھایا کہ کس طرح سانپ کے منھ میں زہر کی نلی کو بند کیا جاتا ہے۔

سوچیے اور بتائیے

- کیا آپ نے کبھی کسی کو بین بجاتے دیکھا ہے؟ کہاں؟
- کیا آپ نے کبھی سانپ دیکھا ہے؟ کہاں؟
- کیا آپ اس سے ڈر گئے تھے؟ کیوں؟
- کیا آپ سوچتے ہیں کہ سبھی سانپ زہریلے ہوتے ہیں؟
- باب 1 میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ سانپوں کے کان نہیں ہوتے جنھیں ہم دیکھ سکیں۔ کیا سانپ بین کی آواز سُن سکتا ہے یا پھر بین کے ہلنے سے ہی وہ ناچتا ہے؟ آپ کیا سوچتے ہیں؟

ہم کیا کر سکتے ہیں

آر یہ ناتھ! تمہارے والد اکثر میرے ساتھ سفر کرتے تھے۔ جب وہ بچے تھے تو انھوں نے بین بجانا اپنے آپ سیکھ لیا تھا۔

آج کل یہ مشکل ہے۔ حکومت نے ایسا قانون بنا دیا ہے کہ کوئی بھی شخص جنگلی جانوروں کو نہ تو پکڑ سکتا ہے اور نہ ہی اپنے پاس رکھ سکتا ہے۔ کچھ لوگ جانوروں کو مارتے ہیں اور ان کی کھالوں کو زیادہ قیمت پر بیچتے ہیں۔ اس لیے ایسا قانون بنایا گیا ہے۔ اس قانون کی وجہ سے ہم اپنی روزی روٹی کیسے کمائیں؟ ہم لوگوں نے کبھی سانپوں کو نہ مارا اور نہ ہی ان کی کھال کو بیچا۔

اساتذہ کے لیے نوٹ : اگر ممکن ہو تو سمعی و بصری وسائل کی مدد سے بچوں کو سانپ کے ڈسنے والے دانت، زہر کی تھیلی اور اسے نکالنے کے طریقے کے بارے میں بتایا جائے۔

لوگ کہتے ہیں کہ ہم سانپوں کو خراب حالت میں رکھتے ہیں۔ اگر ہم چاہتے تو ہم بھی سانپوں کو مار کر خوب پیسہ کما سکتے تھے۔ لیکن ہم نے کبھی ایسا نہیں کیا۔ سانپ ہمارا وہ خزانہ ہے جسے ہم ایک نسل سے دوسری نسل کو منتقل کرتے آئے ہیں۔ یہاں تک کہ ہم اپنی بیٹیوں کی شادی کے وقت سانپ تحفہ میں دیتے ہیں۔ ہمارا کال بیلیا ناچ بھی اسی طرح ہوتا ہے جیسے سانپ ناچتا ہے۔

آریہ ناتھ، تم ایک دوسری طرح کی زندگی گزارنا۔ تم بھی اپنے والد کی طرح بین بجانے میں ماہر ہو۔ تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر ایک بین کلب بنا سکتے ہو اور لوگوں کی تفریح کا ذریعہ پیدا کر سکتے ہو۔ لیکن تم اس علم کو برباد مت ہونے دینا جو سانپوں کے بارے میں ہے اور جو تمھیں اپنے بزرگوں سے حاصل ہوا ہے۔

شمن گورانا

بین پارٹی میں موسیقی کے آلات کا استعمال

بین، تمبا، کھنجری اور ڈھول۔ ڈھول کے سوائے بقیہ تینوں آلاتِ موسیقی سوکھی ہوئی لوکی سے بنائے جاتے ہیں۔

کال بیلیا ناچ

سانپوں کے بارے میں اپنے علم کو قصبوں اور شہروں میں رہنے والے بچوں کے ساتھ بانٹنا۔ ان کو بتانا کہ سانپوں سے ڈرنا نہیں چاہیے۔ زہریلے سانپوں کو پہچاننے میں ان کی مدد کرنا۔

ان کو بتاؤ کہ سانپ کس طرح سے کسانوں کے دوست ہیں، وہ کھیتوں میں چوہوں کو کھاتے ہیں۔ اگر وہ ایسا نہ کریں تب چوہے ہی فصلوں کو کھا جائیں گے۔

تم نے ہماری کہانی سنی۔ اب اپنی زندگی سے متعلق ایک نئی کہانی بناؤ، اپنے پوتی - پوتوں کو سنانے کے لیے۔

اساتذہ کے لیے نوٹ : اس کہانی میں سانپ اور سپیرے کے تعلقات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس طرح کے دوسرے سماج کے بارے میں مباحثہ کیجیے اور واضح کیجیے کہ ان میں سے زیادہ تر جانوروں کے ساتھ برا سلوک نہیں کرتے ہیں (جیسا کہ لوگوں کا خیال ہے)۔ ہمیں بھی جانوروں کو چھیڑنا یا ستانا نہیں چاہیے۔

لکھیے

- کیا آپ نے کبھی جانوروں کا تماشا یا کھیل ہوتے دیکھا ہے؟ مثلاً— سرکس میں، سڑک پر، پارک میں۔
  - کب اور کہاں دیکھا؟
  - کس جانور کا تماشا دیکھا؟
- تماشے کے دوران لوگ جانوروں سے کیسا برتاؤ کرتے تھے؟
- کیا کوئی جانوروں کو پریشان بھی کر رہا تھا؟ کیسے؟
- تماشا دیکھنے کے بعد آپ کے دماغ میں کون سے سوال پیدا ہوئے؟

خیال کیجیے کہ آپ جانور ہیں اور پنجرے میں قید ہیں۔ اب آپ نیچے لکھے جملوں کو پورا کیجیے:

- میں ڈر جاتا ہوں جب ____________
- میری تمنا ہے کہ میں ____________
- میں اداس ہوتا ہوں جب ____________
- اگر مجھے موقع ملتا ____________
- مجھے یہ بالکل بھی پسند نہیں ____________
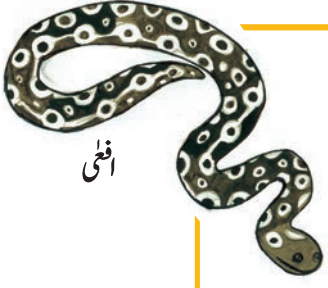
کیا آپ کو معلوم ہے؟

ہمارے ملک میں پائے جانے والے سانپوں میں سے صرف چار قسم کے سانپ زہریلے ہوتے ہیں۔ ناگ یا کوبرا، کامن کریٹ رسلز وائپر (دبوئیا)، سا اسکیڈ ورسٹپر (افعی)

ایک سانپ کے دو کھوکھلے دانت (Fang) ہوتے ہیں۔ جب یہ کاٹتا ہے تب فنگ کے ذریعہ زہر انسان کے جسم میں داخل ہو جاتا ہے۔ سانپ کے کاٹنے کی دوائیں دستیاب ہیں۔

سانپ کے کاٹنے کی دوا سانپ کے زہر سے بنائی جاتی ہے جو سبھی سرکاری اسپتالوں میں دستیاب ہوتی ہے۔

لکھیے

- سپیروں کے علاوہ اور کن کن لوگوں کی روزی جانوروں پر منحصر ہے؟ ____________________

____

سروے — جانور پالنے والوں کا

اپنے پڑوس میں رہنے والے کچھ لوگوں سے بات کیجیے جو اپنی روزی کے لیے ایک یا دو جانور پالتے ہیں۔ مثال کے طور پر تانگہ کے لیے گھوڑا، انڈوں کے لیے مرغیاں وغیرہ۔

- ان جانوروں کے نام بتائیے جو وہ پالتے ہیں؟
- ان کے پاس کل کتنے جانور ہیں؟
- کیا انھوں نے جانوروں کو رکھنے کے لیے الگ جگہ بنائی ہے؟

اساتذہ کے لیے نوٹ : جانوروں پر پہیلیاں (کراس ورڈ) بنائیے اور بچوں سے ان کے بارے میں معلومات اکٹھا کرنے کے لیے کہیے اور اس پر تبادلہ خیال کریں۔

- ان کی دیکھ بھال کون کرتا ہے؟
- جانور کیا کھاتے ہیں؟
- کیا جانور کبھی بیمار بھی ہوتے ہیں؟ تب ان کا رکھوالا کیا کرتا ہے؟
- کچھ اور سوالات بنایئے اور بحث کیجیے۔
- ایک پروجیکٹ رپورٹ تیار کیجیے اور کلاس میں پڑھ کر سنایئے۔

سانپ کی کٹھ پتلی بنایئے

- ایک پرانا موزہ لیجیے۔
- اسے اپنے ہاتھ پر چڑھایئے۔
- بٹن یا بندی چپکا کر آنکھیں بنایئے۔
- زبان بنانے کے لیے ایک لال کاغذ کی پٹی کاٹیے اور چپکایئے۔
- کاغذ کے دوسری طرف 'V' کا ایک نشان لگایئے۔
- آپ کا سانپ تیار ہے!

آپ اب اس کٹھ پتلی
سے کھیل سکتے ہیں!

ہم نے کیا سیکھا

حکومت نے قانون بنایا ہے کہ نہ تو کوئی جنگلی جانور کو پکڑ سکتا ہے اور نہ ہی انھیں اپنے پاس رکھ سکتا ہے۔ اس قانون کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ اپنے جواب کی وجہ بتایئے اور لکھیے۔